سوال

میری آمدنی اچھی ہے۔ ہر سال میرے ذمہ زکاۃ کی رقم بنتی ہے۔ میرا چھوٹا بھائی مالی طور پر مجھ سے کمزور ہے۔ کبھی کبھی اسے اپنے کاروبار کے لیے قرض بھی لینا پڑتا ہے۔ وہ بڑی مشکل سے نصاب پورا کرتا ہے۔ کیا میں اسے اپنی زکاۃ میں سے کچھ رقم دے سکتا ہوں، بغیر یہ بتائے کہ یہ زکاۃ کی رقم ہے؟ میں صدقہ اوراللہ کی راہ میں بھی کچھ رقم نکالتا ہوں، کیا وہ رقم بھی بھائی کو دی جاسکتی ہے تاکہ وہ زیادہ قرض لینے سے بچ جائے اوراس رقم سے مالی طور پر مستحکم ہوجائے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال سے سمجھ آرہاہے کہ آپ کا بھائی فقیر یا مسکین نہیں ہے، اس لیے اسے زکاۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکاۃ کا مستحق مسکین یا فقیر ہیں، جن کی تفصیل اللہ تعالی نے سورہ توبہ میں ذکر کی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبة: 60)

صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور ان پر مقرر عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے رستے میں اور مسافر میں (خرچ کرنے کے لیے ہیں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

مذکورہ آیت میں فقیر سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کی آمدنی اس کی ضروریات سے کم ہے۔

نفلی صدقہ اگرچہ غنی آدمی کو دیا جاسکتا ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ کسی محتاج اور ضرورت مند شخص کو دیا جائے۔

اگر آپ بھائی کا کاروبار بڑھانے کے لیے اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تو یہ آپ کا احسان ہے آپ کو اس کا اجر ملے گا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی